ریڈیو اسلام (لنیشیا) پر پیش کئے گئے تعزیتی تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم نے چاہا تھا کہ نہ ہو مگر ہوئی صبح فراق — موت کا جب وقت آجاتا ہے تو ٹلتا نہیں
نشان مرد مؤمن باتو گو یم — چو مرگ آید تبسم برلب اوست
نیمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
بیمارِ عشق لے کر تیرا نام سو گیا — مدت کے بیقرار کو آرام آگیا

محفل دوشین کا وہ چراغ سحر جو کئی سال سے ضعف ومرض کے جھونکوں سے بجھ بجھ کر سنبھل جاتا تھا بالآخر ۹۰ سال جل کر ۲۳ رجب ۱۴۳۴ھ مطابق دو جون بروز اتوار عصر اور مغرب کے درمیان ہمیشہ کے لئے بجھ گیا۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

یعنی عارف باللہ محبوب خلائق جنید وقت احیاء سنت کے علمبردار علوم نبوت کے عاشق حقیقی اور نمونہ اسلاف حضرت حکیم اختر صاحب نے اتوار کے روز نماز عصر اور مغرب کے درمیان اس دار فانی کو الوداع کہا اور لاکھو معتقدوں اور مریدوں اور مستفیدوں کو غمگین ومہجور چھوڑا۔

إنا لله وإنا إليه راجعون. اللهم أكرم نزله ووسع مدخله وأبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس.

حق جل مجدہ نے اپنے خاص کرم وفضل سے مرحوم ومغفور کو متعدد کمالات اور خصائص سے نوازا تھا اس مختصر وقت میں نہ اسکا احاطہ مقصود ہے اور نہ ہی اسکی گنجائش البتہ چند پہلوں کی جانب اشارہ ضروری سمجھتا ہوں۔

۱) الحمد للہ یہاں جنوبی افریقہ کے قیام کے درمیان جب بھی حضرت والا یہاں تشریف لائے ان کی مجالس میں بارہا شرکت کی سعادت رہی۔

حضرت والا مرحوم ومغفور کی اولاً خصوصیت یہ رہی کہ حق تعالی شانہ نے آنحضرت کو بیک وقت تین مشائخ عظام سے کسب فیض کا موقع عنایت فرمایا: حضرت مولانا عبد الغنی صاحب بھولپوری، حضرت مولانا احمد محمد صاحب پرتاب گڈھی اور حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوی رحمہم اللہ تعالی

۲) دوسری چیز جسکا حضرت کے یہاں خاص اہتمام دیکھا (بقول امام شافعی رحمہ اللہ تعالی امانت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ قول کو اسکے قائل کی جانب منسوب کیا جاوے) حضرت ہمیشہ ہر بات کو اپنے تینوں مشائخ میں سے کسی نہ کسی کی طرف منسوب فرماتے بلکہ کھل کر اسکا اعتراف فرماتے تھے کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ مشائخ ثلثہ کی صحبت ہی کا نتیجہ ہے۔

یہ جنس اب نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے

۳) تیسری چیز متقدمین میں تین آدمیوں کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ حقائق اور پیچیدہ ترین مسائل کو آسان سے آسان مثالوں کے ذریعہ سمجھا دیتے تھے۔ایک علامہ ابن جوزی، علامہ جلال الدین رومی اور شیخ سعدی رحمہم اللہ تعالی۔الحمدللہ حضرت کے یہاں یہ بات بارہاں مرتبہ دیکھی اور سنی کہ مشکل سے مشکل مسائل وحقائق کو ظرافت کے انداز میں آسان سے آسان اسلوب میں منٹوں میں نہیں سکنڈوں میں حل فرمادیا کرتے۔اگر حضرت کے مواعظ میں سے ایسی چیزوں کا انتخاب کیا جائے تو گلستان سعدی کی طرح گلستان اختری تیار کیا جاسکتا ہے۔

۴) چوتھی چیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک پہلو یہ بھی تھا آپ ضحا کا بسا مالوگوں کے ساتھ طلاقت وجہ خندہ پیشانی اور مسکراتے ہوئے ملنا یہ چیز حضرت موحوم کے یہاں بھی دیکھی گئی کہ مجلس میں آنے والے ہرنووارد کا مسکراتے ہوئے استقبال کرتے۔یہ حضرت مرحوم کی جلوت تھی اور خلوت کا حال بکاء باللیل۔

۵) پانچوی بات زندگی کے اخیری سالوں میں حضرت پر افادہ خلق کا ایک جذبہ بیتاب طاری تھا۔ان کی ہروقت کی یہ دھن تھی کہ جوکچھ انہوں نے اپنے تینوں مشائخ سے حاصل کیا ہے اسے جلد از جلد اپنے ہر متعلق اور ہر متوسل اور مسترشد کی طرف منتقل فرمادیتے۔

۶) زبانی وعظ ونصیحت کے ساتھ حضرت مرحوم کے یہاں تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رہا اور آپ نے ہزار ہاں صفحات پر مشتمل اپنی ایسی تالیفات کا گراں قدر ذخیرہ چھوڑا جو اپنے اسلوب کے لحاظ سے بالکل منفرد ہے اور طالبان حق کے لئے انشاءاللہ تعالی رہتی دنیا تک مشعل راہ بنے گی۔

۷) حضرت مرحوم کے مواعظ میں جگہ جگہ بعض ایسی الہامی باتیں آگئی ہے جو تلاش بسارے کے باوجود کتابوں میں نہ ملتی۔

۸) بہرحال یہ چند باتیں غیر مرتب طریقے پر ذکر کی گئی۔آج سے ۲۷ سال قبل ۱۵ رجب ۱۳۶۲ھ کو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالی کا حادثہ وفات پیش آیا تھا۔یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ ہمارے حضرت نے بھی ماہ رجب ۲۳ کو ۱۴۳۴ھ دارفانی سے دار بقاء کی طرف رخ فرمایا۔آج انکی وفات حسرت پر امت وہی غم محسوس کررہی ہے جو حضرت ولا تھانوی کی وفات پر محسوس کیا گیا تھا۔

حق تعالی حضرت مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔مرحوم کی زندگی کی ہر اداء ہر خاص وعام کے لئے مشعل راہ ہے ایسے باکمال لوگ مرتے نہیں بلکہ اپنے کارناموں باقیات صالحات وفیض رسانی کے ذریعہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

آپ کے افکار سے روشن رہے گی کائنات
حشر تک لیتی رہے گی نام تاریخ حیات

سچ ہے

عاشق ذات حق کبھی مرتا نہیں

نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

یکے از متوسلین
حضرت مرحوم